

## بات سچی کہنے والے جھوٹے

ایک خط اس مضمون کا ملا کہ آج دفتر سکول میں بیٹھا تھا کہ ڈاک کیا آ گیا۔ ضروری خطوط پڑھنے کے بعد وہ پمفلٹ پڑھے جو موصول ہوئے تھے۔ یعنی اب ہمارے تعلیمی ادارے بھی قادیانی حضرات کے نشانے بننے لگے اس سلسلے میں کوئی رہنمائی۔

ادارہ ترجمان القرآن واضح کرتا ہے کہ کیف لیٹ حسب ذیل تھے۔ ۱۔ ”کلمہ طیبہ کی توہین کے مرتکب کون؟“ ۲۔ ”حضرت محمد مصطفیٰؐ سے مرزا غلام احمد قادیانی کی بے مثال محبت“ ہماری توجہ سب سے زیادہ کلمہ طیبہ والے پمفلٹ پر رہی، جس میں بڑا مخالطہ انگیز استدلال کیا گیا ہے اور اس کا جو تمثیلی جواب ہم نے دیا ہے وہ دوسرے کیف لیٹ پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔

اب حقیقت حالات کو سمجھانے کے لیے میں ایک تمثیلی صورت سامنے رکھتا ہوں۔ فرض کیجیے کہ میرے پاس کوئی قیمتی خزانہ ہو، اور میں نے ایک گروہ کو اس خزانے کو حاصل کرنے کے لیے لقب لگاتے دیکھا ہو، وہ بھاگ کھڑے ہوئے ہوں، اور بعد میں دعویٰ کہیں کہ ہم تو اس خزانے کو لوٹنے نہیں گئے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کسی کو اغوا کرنا مطلوب تھا، ہم تو اس مبارک خزانہ ماضی کے گرد سیسے کی

اینٹیں لٹکا کر محفوظ کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ ایسے کسی خزانے کوٹ چکے ہوں اور کئی شناخت کنندگان اور بھولے بھالے عوام کو اغوا کر چکے ہوں۔ چنانچہ روشنی ہونے کے ساتھ مسجد میں جب لوگوں نے اس وقوعہ کا حال سنا تو ایک بھیسٹر اٹڈ پڑی۔ ان میں سے لیک ایک ایک آدمی نکلا اور اس نے کہا کہ انہی ظالموں نے دو سال قبل میرا نوجوان بیٹا اغوا کیا تھا۔ پھر ایک عورت بڑھی، اُس نے ایک مجرم کی ڈاڑھی پہچانتے ہوئے اور اس کے لب و لہجہ کو شناخت کرتے ہوئے یہ فریاد کی کہ اس نے میرے شوہر کو اُس کے خزانے سمیت غائب کر دیا۔ اس کے ساتھ چار چھ افراد اور تھے۔ تیسرے فریادی نے کہا کہ انہوں نے میرے ساتھ عجیب معاملہ کیا۔ یہ دو چار دن تک کلمہ طیبہ دیواروں پر لکھتے رہے، اپنے بزرگ مرشد کاذب کے اسلام اور نبی پاک کے متعلق اچھے اچھے کلمات کے کتبے تقسیم کرتے رہے، کلمہ کے بیج بھی بچوں میں بانٹتے۔ دو تین روز مشغول رہا۔ ہم نے سمجھا کہ بڑے نیک لوگوں کی ٹولی آئی ہے۔ چنانچہ ان بابرکت حضرات کے ہم پاؤں چھوتے اور ان سے دم کراتے، وہ غریبوں کو پیسے بھی دیتے۔ دو چار دن بعد ایک دن ایسا ہوا کہ میرا خزانہ ایمان جو بڑا محفوظ رکھا ہوا تھا، یہ رات کے اندھیرے میں ٹٹولتے ٹٹولتے مجھ تک پہنچے اور میرے سینے میں مدقوں دولت کو گونٹنے کے لیے مجھے اغوا کر کے لے گئے۔ اور ایک اُجاڑ بیابان میں لے جا کر کہا کہ اپنی دولت ایمان سینے سے نکال کہ ہمیں دے دو۔ طاغوتی سپر پاورز اس جوہر کو ہیر و منی سے زیادہ بھاری قیمت پر خریدتی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ میں ایمان کو اپنے اندر سے کیسے نکالوں۔ انہوں نے کہا کہ بس اتنا مان لو کہ حضرت محمد مصطفیٰ خدا کے آخری نبی نہیں تھے، بلکہ آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، وہی یسوع مسیح ہیں، وہی مہدی ہیں، وہی کرشن ہیں، وہی حسین ہیں، وہی گوتم بدھ ہیں، وہ مریم ہیں۔ بس جو نہی تم اس عظیم سچائی کا اعلان کرو گے، تمہارا ایمان باہر آ جائے گا۔ آخر وہ کوئی چھپا کے رکھنے کی چیز تو نہیں ہے۔ اُس کی خالی جگہ کو ہم مرزا صاحب کی



علامات و اصطلاحاتِ اسلام کا استعمال کیا جائے تو وہ استعمال جعلی ہوگا۔ اس پر جزا کی جگہ سزا ملے گی۔

اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے صرف ایک آیت کافی ہوگی۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا أَنشَهُدُ بِكَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ مَا وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ  
الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ (سورۃ المنافقون - آیت ۱)

اس آیت میں ایسی بلیغ بات کہی گئی ہے اور ایسے طریقے سے کہی گئی ہے کہ مثال نہ ملے گی۔ یعنی کہنے والے بات تو سچی کہہ رہے، مگر ہیں وہ جھوٹے۔

ترجمہ: (اے نبی!) جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔" مگر اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو۔ مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں۔

اس آیت کی روشنی میں مسجدِ ضارہ کا فتنہ بھی قرآن ہی میں بغور پڑھیے۔ مسجد بنائی جاتی ہے، اس میں اذان کا انتظام ہے، نماز ہوتی ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا جاتا ہے تو وہ اس میں جانے اور کھڑے ہونے سے انکار کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ عمارت ظاہراً مسجد کی شکل میں بنا کر اس میں عبادت کا انتظام کیا گیا ہے، مگر وحی الہی بتاتی ہے کہ دراصل وہ ایک اڈہ اور ایک مورچہ ہے اسلام کے خلاف شرانگیزیوں اور فتنہ بازیوں اور بعض مخالفین اسلام کی کانام پھوسسیوں کا۔

ان گذارشات کے سامنے یہ بھی عرض ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے وقت کے ایسے فتنوں کو جو صریحاً قرآن و حدیث کے دینے ہوئے معتقدات اور اصول و مقاصد اور اجتماعی شعائر و اقدار سے ٹکراتے ہوں، کچھ نہ کچھ جاننا چاہیے۔ ورنہ ایمان کو بچایا نہیں جاسکتا۔ آپ اگر مغرب پرستی کو، لادینیت کو، جدید معاشرت و ثقافت کو، قادیانیوں کی اسلام میں نقب زنی کو دجس پر ہر خیال کے علمائے کناہیں لکھیں اور

متفقہ فیصلہ تکفیر دیا اور اس کے مطابق حکومت نے قانوناً بھی ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ - یافتہ انکارِ سنت اور مخالفتِ احادیث کو، یا جدیدیوں کے نظریہ اجتہاد کے تحت تصوموں میں تغیر و تبدل کرنے کو، سرمایہ داری اور اشتراکیت اور لادینی اشتراکیت کو ضروری حد تک نہ سمجھتے ہوں تو دین و ایمان کی سلامتی مشکل ہے۔ آپ کسی جنگل سے روز گذرتے ہیں تو پہلے سے اندازہ کر کے چلتے ہیں کہ اس جنگل میں شیر، چیتے، اژدہا، ریچھ وغیرہ بلائیں سامنے آسکتی ہیں، لہذا ضروری معلومات اور آلات کے ساتھ آپ سفر کرتے ہیں۔ آنکھیں بند کر کے تو عام دنیوی زندگی میں بھی نہیں چلا جاسکتا، کجا کہ دینی زندگی جس کے خزانے کو کوٹنے کے لیے طرح طرح کے رہزن ہر چار طرف پھرتے رہتے ہیں۔ اور کچھ گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔ بیدار دل، متحرک دماغ اور کھلی آنکھوں کے ساتھ زندگی اور خصوصاً دینی زندگی گزارا جاسکتی ہے۔ دینی زندگی تو غیر معمولی فراستِ مومن چاہتی ہے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کے شیطانوں کے رپوڑ کے ریوڑ مختلف شکلوں اور وردیوں اور سندوں کے ساتھ چاروں طرف موجود ہیں۔

براہ کرم قادیانیت پر چند ضروری کتابیں لارڈ ما پڑھیے۔ مثلاً قاضی محمد حفیظ اللہ (پی سی ایس ریٹائرڈ) کا چھوٹا سا ایک پمفلٹ ہے: "احمدی حضرات سے سات سوال"۔ پھر ایلیاس برنی مرحوم کی مشہور کتاب ہے "قادیانی مذہب"، پھر مولانا مودودیؒ کا مشہور پمفلٹ ہے "قادیانی مسئلہ" جس کے لکھنے پر بیچاسی کی سزا سنائی گئی تھی۔ علاوہ ازیں قادیانی مسئلہ (کلاں) جس میں عدالتِ اضطرارِ پنجاب میں پیش کردہ مولانا کے تین مفصل بیان اور کتاب و سنت کی تعلیمات شامل ہیں۔ مکتبہ چٹان سے ملے گی "مرزا بیل"۔ اور تفصیل میں جائیں تو کوئی حد نہیں۔

قادیانی اصلی باتیں چھپا کر خاص خاص عبارتیں نکال کر اپنی تبلیغی مہم چلا رہے ہیں۔ آپ ان کی اصلی باتوں کو جاننے کی کوشش کریں، تو بینِ انبیاء، پھر (باقی بر صفحہ ۱۰۸)